علامہ ابن عبدالبر القرطبی اور انکی کتاب، کتاب الدرر فی اختصار فی المغازی والسیر کا ایک تنقیدی وتحقیقی جائزہ

پروفیسر ڈاکٹر نورالدین جامی*

Abstract

In this paper, the personality and works of Allama Ibn-e-Abdul Bar Qartabi have been discussed in order to assess and evaluate his contribution to Islamic literature. Of special significance is Allam Qartabi's book on the life achievements of the Holy Prophet. In this book Allama Qartabi has tried to be objective and comprehensive by not relying on any one source. He has brought together references from different books. He has also compared different writers at different points of narration. He has discovered and included many other sources of history, including the narration of his 'sheikhs' (spiritual leaders). Consequently Allama Qartabi's book on the life and achievements of the Holy Prophet is authentic and comprehensive. This became a reference book for many followers. Ibn-e-Hazam in his "Jawamey-Al- Seerat" has mainly relied on Qartabi's book. This shows Al-Qartabi's greatness. Qartabi's book and his original manuscript have been reserved in "Alarbiya library".

پانچویں صدی ہجری کی تاریخ کا اگر بنظر غائر جائزہ لیا جائے تو آسمان علم وحکمت پر بے شمار درخشندہ ستارے جلوہ گر نظر آئیں گے جو اپنے علم وادب کی ضیاء پاشی سے جہاں بھر کی تاریکیوں اور ظلمتوں کو کافور کر دیتے ہیں۔ تحقیق وتدقیق کے نئے نئے زاویے روشناس کرا دیتے ہیں اور جن کی ذات سے علم وادب کے بے شمار سوتے پھوٹتے ہیں۔ انہیں تابندہ ستاروں میں اندلس کے علامہ عبدالبر کی شخصیت آفتاب جہاں تاب بن کر ابھرتی ہے

نام ونسب

آپ کا نام یوسف، کنیت ابوعمرو، اور عرفیت ابن عبدالبر ہے۔ آپ کا پورا نام یوسف بن عبداللہ بن محمد عبدالبر بن عاصم النمری القرطبی ہے [1]

* چیئرمین، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاءالدین زکریا یونیورسٹی ملتان

تاریخ پیدائش

آپ کی پیدائش بروز جمعہ 25 ربیع الثانی 368ھ کو قرطبہ میں ہوئی ۔۲ ابوالحسن طاہر بن مغفور المغافری کہتے ہیں کہ مجھے ابوعمر وعبدالبر نے اپنی تاریخ پیدائش کے بارے میں بتایا تھا کہ آپکی تولید جمعہ کے روز اس وقت ہوئی جب جمعہ کا خطبہ ہو رہا تھا ۳

خاندان

آپ نے خالصتاً علمی وادبی ماحول میں آنکھ کھولی۔ کیونکہ آپکا خاندان علمی لحاظ سے قرطبہ میں ممتاز تھا آپ کے والد محمد عبداللہ بن محمد بن عبدالبر قرطبہ کے عالی مرتبہ فقہاومحدثین میں سے تھے اور علم وادب سے گہرا شغف رکھتے تھے۔ آپ کا وطن قرطبہ اور قبیلہ النمر ی تھا اور یہ نسبت النمر بن قاسط کی وجہ سے ہے جو اس خاندان کے مورث تھے۔ ۴

حالات زندگی

جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ آپ کے والد کا شمار قرطبہ کے فقہا ومحدثین میں ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کے والد نے آپ کو ٹھوس بنیادوں پر تعلیم دلوائی۔ ابھی بمشکل آپ کی عمر تیرہ برس ہوگی کہ آپ کے والد عبداللہ بن محمد عبدالبر کا ربیع الثانی 380ھ میں وصال ہو گیا۔ ۵ تاہم آپ اس عظیم سانحہ کے باوجود بھی بڑے ذوق وجستجو کے ساتھ حصول علم میں مگن رہے اور قرطبہ میں ہی اس وقت کے جید علماء کرام سے تعلیم حاصل کرتے رہے۔ آپ نے قرطبہ میں جن علماء سے تعلیم حاصل کی ان میں ابوالقاسم خلف بن القاسم، عبدالوارث بن سفیان، عبداللہ بن محمد بن عبدالمومن، محمد بن عبدالما لک بن صیفوں، عبداللہ بن محمد بن الحسو اروغیرہ شامل ہیں۔ ٦

ان نابغہ روزگار علماء کرام کے علاوہ ابن خلکان نے چند ایک اور حضرات کا بھی ذکر کیا ہے جن سے آپ نے تعلیم حاصل کی ان مین ابوعمر الطلمنکی، ابوالولید ابن الفرضی وغیرہ شامل ہیں اور علوم حدیث کی اجازت اہل مشرق میں سے آپ کو ابوالقاسم السقطی الملکی، عبدالغنی بن سعید الحافظ، ابوذر الحروی، ابومحمد ابن الخاس المصر ی وغیرہ نے دی ہے

قاضی ابوعلی الحسین بن احمد بن حمد الغسانی الاندلسی الجیانی کہتے ہیں کہ ابن عبدالبر اہل قرطبہ میں سے ہمارے شیخ تھے آپ نے فقہ کا علم ابوعمر احمد بن عبدالما لک بن ہاشم الفقیہ الاشبیلی سے حاصل کیا اور علوم حدیث ابوالولید ابن الفرضی الحافظ سے حاصل کیا۔ آپ نے ان سے بہت کچھ اخذ کیا اور ااپ علم کی طلب میں مگن رہے یہاں تک کہ آپ اندلس کے تمام علماء پر فائق تھے اور شہرہ آفاق بن گئے ۷

پانچویں صدی ہجری کی ابتدا میں جب قرطبہ سیاسی لحاظ سے خلفشار اور افراتفری کا شکار تھا۔ اموی حکومت ختم ہوگئی تھی ہر طرف فتنہ وفساد پھیلنے لگا نتیجتاً قرطبہ کے بہت سے علماء وادباء نے وہاں سے ہجرت کرنا شروع کردی ۔علامہ ابن عبدالبر اپنی علمی منزلت کی وجہ سے اس وقت قرطبہ میں ایک خاص مقام حاصل کر چکے تھے آپ قرطبہ سے بطلیموس چلے گئے جہاں بنو الافطس کی حکمرانی تھی ۔ وہ بڑا علم دوست اور قدردان شخص تھا۔ انہوں نے آپ کی بڑی عزت وتوقیر کی اور آپ کو اپنی ریاست کے دو شہروں اشنونتہ اور شنتر ین کا قاضی مقرر کردیا پھر آپ مشرقی اندلس چلے گئے ۔ بلنسیہ اور دانیہ میں اقامت گزیں ہوگئے ۔ جہاں مجاہد حکمران تھا۔ مجاہد کو قرآن وحدیث میں خوب مہارت تھی ۔ اس لیے اس نے آپ کی بڑی تعظیم وتکریم کی اور بہت تھوڑے عرصہ میں دونوں کے درمیان دوستی اور اخوت کا مضبوط رشتہ استوار ہوگیا۔ ۹

علامہ ابن عبدالبر کا ایک بیٹا محمد عبداللہ بن یوسف بہت بڑا ادیب وانشاء پرداز اور شاعر تھا اور فصاحت و بلاغت میں اپنی مثال آپ تھا۔ آپ کی کئی کتب، رسائل اور اشعار موجود ہیں ان کے اشعار میں سے ایک شعر ملاحظہ فرمائیے **لا تکثرن تا ملا واحبس علیک عنان طرفک فلر بما ارسلته فرماک فی میدان حتفک** ۱۰

اس کی زبان دانی اور علم وادب کی وجہ سے مجاہد نے ان کو اپنے ''دواوین'' میں ملازمت دی اور مجاہد کے بعد جب اس کا بڑا بیٹا علی بن مجاہد حکمران بنا تو اس نے انہیں دواوین اور کاتبین کا صدر مقرر کردیا۔ اس کے بعد ایک ناخوشگوار واقعہ پیش آتا ہے۔ علی بن مجاہد نے علامہ ابن عبدالبر کے اسی مذکور صاحبزادہ کو اشبیلیہ کے امیر معتضد کے پاس پیامبر بنا کر بھیجا۔ لیکن انہوں نے آپ کا خیر مقدم کرنے کی بجائے آپ کو قید کردیا۔ آخرکار علامہ ابن عبدالبر نے خود معتضد کی شان میں قصیدہ لکھا اور رحم کی درخواست کی چنانچہ معتضد نے انہیں رہا کردیا اور آپ واپس دانیہ آگئے ۱۱

لیکن رہائی کے تھوڑے عرصے بعد ہی وہ انتقال کرگیا ابن خلکان لکھتے ہیں قیل انہ مات سنۃ ثمان وخمسین و اربعمائۃ'' کہا جاتا ہے کہ آپ کی وفات 458ھ کو ہوئی''

اپنے بیٹے کی وفات کے بعد آپ دانیہ سے شاطبہ تشریف لے آئے اور بقیہ زندگی وہیں علم وتعلیم میں مگن رہے۔ ۱۳

وفات

بقیہ زندگی آپ نے شاطبہ میں ہی گزاری۔آپ ربیع الثانی 463ھ بروز جمعۃ المبارک کواس دار فانی سے رحلت فرما گئے اورآپ کا جنازہ ابوالحسن طاہر بن مغفوز المغافری نے پڑھایا۔۱۴ اس لحاظ سے وصال کے وقت آپ کی عمر 95 سال تھی۔

آپ کی علمی خدمات

علامہ ابن عبدالبر ایک نہایت ہی جامع شخصیت تھے۔آپ بلاشبہ عالم کل تھے۔آپ تمام علوم وفنون خاص کر قرآن ،تفسیر ،حدیث ،اسماء الرجال ،تاریخ ،سیر و مغازی ،فصاحت و بلاغت ،معانی و بیان ،فقہ ،اصول فقہ میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔آپ نے ایک طرف تو درس وتدریس اور قضاء وافتاء کے ساتھ بیشمار تشنگان علم کو سیراب کیا تو دوسری طرف تصانیف وتالیف کا ایک ضخیم ذخیرہ بھی آپ کے علمی تبحر اور جلالت شان اور عظمت پر شاہد ہے اور ہمیشہ یادگار رہے گا۔اس سے قبل کہ ہم آپ کے شعروادب اور تصانیف پر بحث کریں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ علامہ کے فقہی نظریات پر اختصار کے ساتھ کچھ رقم کر دیا جائے

فقہی مذہب:۔

فقہ میں آپ کوایک خاص مقام حاصل تھا ابوعلی غسانی فرماتے ہیں کہ ہمارے استاد علامہ ابن عبدالبر قرطبی نے اپنے وطن میں رہ کر علم فقہ حاصل کیا اوراس میں نمایاں قابلیت اور بصیرت پیدا کی اور مشہور فقیہہ ابوعمر احمد بن عبدالمالک اشبیلی کی صحبت اختیار کی اوران سے مسائل کی تحصیل کی۔ابن خلکان اور ذہبی نے علم حدیث واثر کی طرح فقہ میں بھی ان کے تقدم اور فقہی بصیرت کا ذکر کیا ہے ۱۵

علوم قرآن وحدیث میں گہرے تفکر وتدبر کی وجہ سے علامہ ابن عبدالبر کسی خاص فقہی مسلک کے پیروکار نہ تھے اورآپ کا مذہب ہر قسم کے تعصب اوراندھی تقلید سے پاک تھا ابتداً آپ کا مسلک ظاہری مذہب کی طرف تھا اور اہل ظواہر قرآن وسنت پر ہی احکام کی بنیاد رکھتے تھے اور قیاس کو ناجائز سمجھتے تھے۔لیکن بعدازاں انہوں نے مالکی مذہب اختیار کیا۔تاہم ان کا میلان شافعی مذہب کی طرف بھی تھا اور بعض مسائل میں فقہ شافعیہ کو صحیح مانتے تھے۔

شمس الدین محمد ذہبی تذکرۃ الحفاظ میں آپ کے مذہب فقہی کے بابت لکھتے ہیں کہ

’’وکان دیناصینا ثقۃ حجۃ صاحب سنۃ واتباع وکان اولا ظاہریا اثریا ثم صار مالکیا مع میل کثیر الی فقہ الشافعی‘‘ ۱۶

امام حمیدی لکھتے ہیں۔ ابوعمر فقیہہ حافظ علم قرآت کے ماہر اور بلا اختلاف علوم حدیث اور اسماء الرجال میں سب سے زیادہ ماہر تھے اور آپ کا میلان فقہ میں امام شافعی کے اقوال کی طرف تھا۔ 17

شعروادب

ابن عبدالبر کا میلان شعر وسخن کی طرف بھی بہت زیادہ تھا اگر چہ باقاعدہ آپ کا دیوان تو منظر عام پر نہیں ہے تاہم آپ کے اشعار آپ کی چند کتابوں میں ہمیں ملتے ہیں جن سے ان کے ذوق لطیف اور ادب وبلاغت کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ آپ کے چند اشعار ملاحظہ ہوں

تذکرت من یبکی علی مداوما

فلم ارا لا العلم بالدین والحبر

علوم کتاب الله و السنن التی

اتت عن رسو ل الله مع صحة الاثر

علم الاولی من نا قدیه وفهمنا

لما اختلفو فی العلم بالرای و النظر

دیگر اشعار ملاحظہ ہوں

مقالةذی نصح و ذات فوائد!

اذا من ذویالاحباب کان استماعها

علیکم باثار النبی فانه

من افضل اعمال الرشاد اتباعها 18

مختصراً یہ کہ علامہ ابن عبدالبر ایک ہمہ گیر شخصیت کے مالک تھے۔ آپ قرآت وتفسیر، تاریخ وانساب، سیر و احبار اور ادب، فقہ واستنباط وغیرہ پر گہری، بصیرت رکھتے تھے۔ اب اختصار کے ساتھ آپ کے چند مشہور تلامذہ اور آپ کی کتب وتصانیف کا تذکرہ ملاحظہ ہو۔

تلامذہ:۔

آپ کے تلامذہ کی تعداد حصر وشمار سے باہر ہے بے شمار تشنگاں علم نے آپ سے استفادہ کیا۔ چند ایک مشہور

تلامذہ جو اپنے وقت کے بہت بڑے عالم گزرے ہیں کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔حافظ ذہبی نے آپ کے تلامذہ میں ابو العباس العلائی، ابومحمد بن ابی قحافہ، ابوالحسن ابن مغفوز، ابوعلی الغسانی، ابوعبداللہ الحمیدی، ابوبحرسفیان بن العاص، محمد بن فتوح الانصاری، ابوداؤ دسلیمان بن القاسم کوذکر کیا ہے۔ ۱۹

تصانیف

ابن خلکان لکھتے ہیں کہ تصنیف وتالیف میں توفیق الٰہی اور تائیدایزدی علامہ ابن عبدالبر کے شامل حال تھی۔ علامہ ابن حزم کا بیان ہے کہ ان کی کتابیں مختلف حیثیتوں سے اہم اور بے مثال ہیں ان کی کتابوں کو بڑی مقبولیت حاصل ہےان کی جو کتابیں ہم تک پہنچی ہیں ان کے نام یہ ہیں

1۔علوم القرآن

علوم القرآن پر درج ذیل کتب ہیں:۔

۱۔ البیاں عن تلاوۃ القرآن یاالبیاں فی تاویلات القرآن

۲۔ کتاب المدخل فی القرآت یاکتاب التجویدوالمدخل الی علم القرآت بالتجوید(دوجلدیں)

۳۔ کتاب الاکتفاءقراۃ نافع وابی عمرو ۲۰

2۔علوم حدیث واسماءالرجال:۔

۱۔ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب

۲۔ التمہید اللموطاءمن المعانی والاسانید ۲۱

۳۔ تجرید

۴۔ التغطاءبحدیث الموطاء

۵۔ التقصی بحدیث الموطاء ۲۲

۶۔ کتاب الاستذکار

۷۔ الانباءعلی قبائل الرواۃ ۲۳

۸۔ کتاب الکنی

۹۔ الاجوبۃ الموعبۃ

۱۰۔ کتاب الشواہد فی اثبات خبر الواحد

۱۱۔ کتاب الاستظھار فی حدیث عمار

۱۲۔ کتاب اختلاف اصحاب مالک بن انس واختلاف روایاتھم عنہ (چوبیس جز)

۱۳۔ اختصار التمیز لمسلم [۲۴]

۱۴۔ اختصار التحریر

۱۵۔ القصد والاھم [۲۵]

3۔سیرت ومغازی وتاریخ

۱۔ کتاب الاخبار الائمۃ الامصار (سات جلدیں)

۲۔ اختصار تاریخ احمد بن سعید

۳۔ فہرست الشیوخ

۴۔ کتاب جمھرۃ الانساب

۵۔ کتاب الدرر فی اختصار المغازی والسیر [۲۷]

ہماری بحث اس کتاب پر ہوگی اور اس کا تفصیلی تذکرہ بعد میں کیا جائے گا۔

4۔فقہ

۱۔ کتاب الفرائض

۲۔ کتاب الکافی [۲۸]

۳۔ الانصاف فیما فی بسم اللہ من الخلاف

۴۔ الانتقاء فی فضائل الثلاثۃ الفقھا مالک والشافعی وابی حنیفہ [۲۹]

5۔فلسفہ

۱۔ کتاب العقل والعقلاء

6۔شعر وادب اور متفرق مضامین

۱۔ الاحتیال مما فی شعرابی العتابیۃ من الامثال

۲۔ کتاب بھجۃ المجالس وانس المجالس

۳۔ جامع بیان العلم وفضلہ

۴۔ البستان فی الاخوان

ابن عبدالبر جلیل القدر علماء کی نظر میں :۔

علامہ ابن عبدالبر کے معاصرین اور امت کے جلیل القدر علماء نے آپ کی علمی خدمات، وجاہت وتبحر کو خراج تحسین پیش کیا ہے اور آپ کے عظیم مرتبہ ومقام کا اعتراف کیا ہے ہم چند ایک آراء اختصار کے ساتھ درج کرتے ہیں۔

۱۔ ابوالولید الباجی فرماتے ہیں:۔حدیث میں ابوعمر جیسا اندلس میں کوئی پیدا نہیں ہوا

۲۔ ابن حزم کہتے ہیں:۔علوم حدیث کو سمجھنے کے لیے ہمارے صاحب ابوعمر ابن عبدالبر القرطبی کی کتاب ''التمہید '' جیسی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی اور اس سے معیاری کتاب کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔

۳۔ قال ابن سکرۃ سمعت ابا الولید الباجی یقول:۔ابوعمر احفظ المغرب۔ ۳۱

ابن سکرۃ کہتے ہیں میں نے ابوالولید الباجی سے سنا ہے وہ کہتے ہین کہ ابوعمر مغرب میں سب سے زیادہ ان کا حافظہ ہے۔

۴۔ علامہ الغسانی کہتے ہیں کہ میں نے ابن عبدالبر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ ہمارے ملک میں قاسم بن محمد اور احمد بن خالد الجباب جیسا کوئی نہیں ہے۔غسانی کہتے ہیں کہ ان کا کہنا درست لیکن حقیقت یہ ہے کہ ابن عبد البر نہ تو اس سے کسی درجہ میں کم تھے اور نہ ہی ان سے پیچھے رہنے والے تھے وہ نمر بن قاسط کی اولاد میں سے تھے اور انہوں نے علم حاصل کیا اور خوب حاصل کیا۔انہوں نے ابوعمر احمد بن عبدالملک فقہی کی صحبت میں رہ کر فقہ اور ابو الولید ابن الفرضی کی صحبت میں رہ کر علم حدیث میں مہارت تامہ حاصل کی اور اس قدر محنت کی کہ تمام علماء اندلس سے ہر فن میں فائق ہو گئے ۳۲

۵۔ ابن ابشکوال لکھتے ہیں کہ ابن عبدالبر تصنیف وتالیف میں خوش اوقات اور صاحب توفیق تھے۔اللہ تعالیٰ نے ان کی تصنیفات سے دنیا کو فائدہ پہنچایا۔حدیث وفقہ میں گہری بصیرت کے ساتھ علم الانساب اور تاریخ میں بھی ان کا

پایہ بہت بلند تھا۔ ۳۳

طوالت کے خوف سے اس مضمون کے اب دوسرے حصے کی طرف توجہ دیتے ہیں اور وہ ہے علامہ ابن البر کی کتاب الدرر، فی المغازی السیر پر اجمالی تبصرہ۔ مزید لکھنے سے پہلے اس بات کا اعتراف کر دینا مناسب ہے کہ کوشش بسیار کے باوجود اصل کتاب نہ مل سکی۔ تاہم دیگر کتب کے علاوہ نقوش رسول نمبر 1 سے ہی زیادہ تر اس ضمن میں استفادہ کیا جائے گا۔

کتاب الدرر فی اختصار المغازی والسیر :۔

دائرہ المعارف بزرگ اسلامی کا مقالہ نگار بھی اس کتاب کی بابت لکھتا ہے

الدرر فی اختصار المغازی والسیر ایں سیرہ نبوی وخلاصہ ای است از سیرہ ابن اسحاق۔ البتہ افزوں بر کتاب ابن اسحاق روایتھالی از کتابھای موسی بن عقبہ وابن ابی حثیمہ ونیز از روایتھای استادانش آوردہ است ابن حزم دوست یا بہ تعبیری شاگرد ابن عبدالبر نیز در جوامع السیر ۃ از ایں کتاب بھرہ جستہ است۔ ۳۴

ابن عبدالبر نے الدرر کے خطبہ میں ذکر کیا ہے کہ انہوں نے یہ کتاب آنحضرت ﷺ کی بعثت اور اس کے بعد کے واقعات وحالات پر لکھی ہے اور موسی بن عقبہ (م 141ھ) اور محمد بن اسحٰق (م 150ھ) کی سیرت النبی کو ماخذ بنایا ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ یہ دونوں کتابیں سیرت کی بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں اور سیرت پر قلم اٹھانے والے تمام مصنفین ان سے استفادہ کرتے تھے۔ لیکن ایک وقت ایسا آیا کہ بہت سی قدیم کتابوں کی طرح یہ دونوں کتابیں بھی ناپید ہوگئیں۔ اب سیرت ابن اسحٰق کا صرف ایک ٹکڑا کتب خانہ رباط میں محفوظ ہے۔ جہاں تک ابن ہشام کی روایت کا تعلق ہے تو وہ مکمل نہیں بلکہ اصل کتب کی تلخیص وتہذیب ہے اور وہ بھی ابن اسحاق سے براہ راست روایت نہیں بلکہ ان کے شاگرد زیاد بن عبداللہ سے منقول ہے

الدرر کے ماخذ:۔

جیسا کہ سابقہ گفتگو سے یہ بات عیاں ہو چکی ہے کہ اس کتاب کے بنیادی طور پر تین ماخذ ہیں (۱) سیرت موسیٰ بن عقبہ (۲) سیرت ابن اسحٰق (۳) سیرت بن ابی خیثمہ۔ لیکن ان کے علاوہ کئی دیگر کتابوں مثلاً سیرت واقدی وغیرہ سے بھی استفادہ کیا ہے

ابن عبدالبر نے لکھا ہے کہ انہوں نے اپنی سیرت الدرر ابن اسحٰق کی کتاب سے مرتب کی ہے اور دوسرے راویوں کی

روایت سے ان تک پہنچی ہے وہ حجۃ الوداع پر گفتگو کرتے ہوئے واضح طور پر لکھتے ہیں۔

ابن اسحٰق کی سندات:۔

ہماری اس کتاب میں ابن اسحاق سے جو روایتیں منقول ہیں ان میں ہماری ایک سند یہ ہے

عن عبدالوارث بن سفیان، عن قاسم بن اصبغ، عن محمد بن عبدالسلام الخشنی عن محمد بن البرقی، عن ابن ہشام عن زیاد البکائی عن محمد بن اسحٰق۔

دوسرا ماخذ یونس بن بکیر کی روایت ہے جو میں نے عبداللہ بن محمد بن یوسف کو پڑھ کر سنائی سند یہ ہے۔

عبداللہ بن محمد بن یوسف بن ابن مغرج عن ابن الاعرانی، عن العطاری، عن یونس بن بکیر، عن ابن اسحٰق۔

تیسرا ماخذ ابراہیم بن سعد کا نسخہ ہے یہ بھی میں نے عبدالوارث بن سفیان کو پڑھ کر سنایا سند یہ ہے

عبدالوارث بن سفیان، عن قاسم بن اصبغ، عن عبید بن عبدالواحد البز ازعن احمد بن محمد بن ایوب، عن ابراہم بن سعد عن ابن اسحٰق۔ ۳۵

سیرت موسیٰ بن عقبہ کی سند

اسی مقام پر ابن عبدالبر نے موسٰی بن عقبہ کی کتاب کا ذکر کیا ہے کہ اس کتاب سے جو روایتیں لی ہیں۔ ان کا ماخذ وہ نسخہ ہے جو انہوں نے عبدالوارث بن سفیان اور احمد بن محمد احمد بن الجسور کو پڑھ کر سنایا۔ مکمل سند یہ ہے

عن قاسم بن اصبغ عن مطرف بن عبدالرحمٰن بن قیس عن یعقوب، عن ابن فلیح عن موسی بن عقبہ۔

الاستعیاب فی معرفۃ الاصحاب میں موسیٰ بن عقبہ سے دوسری سند کا ذکر کیا ہے وہ سند یہ ہے۔

عن خلف بن قاسم، عن ابی الحسن، عن ابی العباس بن محمد بن عبدالغفار المعروف بابن الوان المصر ی، عن جعفر بن سلیمان النوفلی، عن ابراہیم بن المنذ رالخرامی، عن محمد ابن فلیح عن موسی بن عقبہ۔ ۳۶

طبقات اور مغازی واقدی کی اسناد:۔

طبقات کی سند یہ ہے قراۃ علی احمد بن قاسم الناہرتی۔ عن محمد بن معاویہ القرشی عن ابراہیم بن موسی بن جمیل عن محمد بن سعد کاتب الواقدی عن الواقدی

مغازی کی سند ملاحظہ ہو۔ اخبرنی بہ حلف، عن قاسم، عن ابی الحسن، محسن ابی العباس بن الون، عن جعفر بن سلیمان النوفلی، عن ابراہیم بن المنذ رالخرامی عن الواقدی

ابن ابی خثیمہ کی سند:۔

الاستعیاب کے شروع میں ابن عبدالبر نے تصریح کی ہے کہ میں نے ابی خثیمہ کی مکمل کتاب ابوالقاسم عبد الوارث بن سفیان بن جروی کو پڑھ کر سنائی عبدالوارث نے ابومحمد قاسم بن یوسف شیبانی اورانہوں نے ابن ابی خثیمہ ابوبکر احمد بن فزھیر بن حرب سے روایت کی۔

ابن عبدالبر نے انہیں ماخذ کا تذکرہ اپنی کتاب میں کیا ہے لیکن ان کے علاوہ بھی کچھ ماخذ ہیں جن کے ذکر کا اہتمام انہوں نے کیا۔مثلاً الدرر کی بیشتر احادیث وہ اب محمد عبداللہ بن محمد بن عبدالمومن سے روایت کرتے ہیں بعض واقعات میں سعید بن یحیٰ اموی کا نام بھی آیا ہے۔بظاہر اموی کی کتاب ''السیر'' بھی ابن عبدالبر کا ایک ماخذ تھی کہیں کہیں ابن عبدالبر حدیث کی سند مختصر کر دیتے ہیں اور اس کے راویوں کا مکمل سلسلہ درج نہیں کرتے بلکہ اس طرح کی عبارتوں پر اکتفا کرتے ہیں۔راوی عن عبادہ بن الصامت، قال ابن شہاب الزہری، قال معمر ذکر ابن جریج وغیرہ

کتاب الدرر کی غرض وغایت

اس کی اسناد کا تذکرہ کر دینے کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کے مقاصد کے بارے میں کچھ ذکر کر دیا جائے۔ابن عبدالبر نے اس سلسلے میں الدرر کے مقدمہ میں لکھا ہے

''اس کتاب میں نبی ﷺ کی بعثت، عہد رسالت کے ابتدائی حالات، غزوات اور ان میں آپ کے طریق عمل کا ذکر اختصار کے ساتھ کیا ہے اس لیے آپ کی ولادت، پرورش اور اہم واقعات کا ذکر صحابہ کے حالات پر راقم اپنی کتاب کے شروع میں کر چکا ہے۔یہ کتاب صرف بعثت اور اس کے بعد کے بقیہ حالات کے لیے لکھی گئی ہے اس کی ترتیب مکمل طور پر ابن اسحٰق کی طرز پر ہے۔آپ کے غزوات اور جہاد کے ذکر میں جو بات پیش نظر رہی ہے وہ یہ کہ اختصار سے کام لیا جائے واقعہ آسانی سے ذہن نشین ہو جائے اور حشو وزوائد اور مختلف بحثوں کو گڈمڈ کرنے کی بجائے صرف اہم اور نمایاں باتوں کے بیان پر اکتفا کیا جائے''

ابن عبدالبر خود بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے موسیٰ بن عقبہ اور سیرت ابن اسحٰق کے سلسلہ میں صرف ایک روایت پہ اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ ان کتابوں کی مختلف روایات کو سامنے رکھا اور موازنہ کیا اور ان کے ساتھ ساتھ واقدی اور ابن ابی خثیمہ کی تحریروں اور اپنے شیوخ کی روایات کا بھی اضافہ کیا اور ان سب کی روشنی میں سیرت نبویؐ پر ایک مستند کتاب مرتب کی۔

ابن عبدالبر کے کچھ منفرد اور اچھوتے افکار:۔

ابن عبدالبر کی سیرت کے ضمن میں کئی ایک منفرد خیالات بھی ملتے ہیں ۔ یہ خیالات چونکہ فقہ وحدیث کے ایک بلند پایہ اور جلیل القدر عالم کے ہیں اس لیے عام اور مشہور رائے سے کتنے ہی مختلف کیوں نہ ہوں ان کا بڑا وزن ہے مثلاً اللہ اور اس کے رسول پر اول اول ایمان لانے والوں میں ابن عبدالبر نے حضرت عائشہ بنت ابی بکر صدیق کا بھی ذکر کیا اس کے ساتھ ہی ذکر کیا ہے کہ وہ کمسن تھیں ۔ (وھی صغیرۃ) اس سے مشہور قول کی تردید ہوتی ہے جس کی رو سے آنحضرتؐ کا مدینہ میں حضرت عائشہ سے جب زفاف ہوا تو ان کی عمر نو سال تھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابن عبدالبر کے نزدیک یہ بات ثابت شدہ ہے کہ وہ اول بعثت میں یعنی ہجرت سے تقریباً تیرہ سال قبل اسلام لائیں جس کا تقاضا یہ ہے کہ بعثت کے وقت ان کی عمر کم از کم چار سال رہی ہو تا کہ قبول اسلام میں ان کی اولیت کو تسلیم کیا جا سکے

اسی طرح ابن عبدالبر کے نزدیک رمضان کے روزے ہجرت کے پہلے سال فرض ہوئے جب کہ مشہور خیال یہ ہے کہ ہجرت کے اٹھارویں مہینے فرض ہوئے

خیبر کے مال غنیمت کی تقسیم کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ خیبر مکمل جنگ کے بعد فتح ہوا ہے۔

ابن عبدالبر کی دقت تحقیق کا اندازہ غزوہ بنی المصطلق یا غزوہ مریسیع کے بارے میں اس اقتباس سے کیا جا سکتا ہے وہ لکھتے ہیں

اسی غزوہ میں اہل افک نے حضرت عائشہؓ پر بہتان لگایا پس اللہ تعالیٰ نے انہیں بری قرار دیا اور ان کی برات کے لیے قرآن مجید کی آیات نازل ہوئیں ۔ یہ روایت کہ سعد بن معاذ نے اس بارے میں سعد بن عبادہ سے تکرار کی غلط فہمی پر مبنی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سعد بن معاذ نے اس بارے میں بات سعد بن حضیر سے کی تھی ایسا ہی ابن اسحٰق نے زہری بن عبداللہ وغیرہ سے نقل کیا ہے یہی صحیح ہے اس لیے کہ سعد بن معاذ کا انتقال بنو قریظہ سے آنحضرتؐ کی واپسی میں ہو چکا تھا اس مین کسی کا اختلاف نہیں اور غزوہ مریسیع کے وقت نہ وہ زندہ تھے نہ وہ شریک ہوئے

اس مذکورہ بحث سے آپ آسانی سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ کتاب کس قدر مہتم بالشان ہے اور کس قدر باریک بینی، دست نظر اور ثقہ کتابوں سے اخذ کی گئی ہے مزید برآں اخبار واحادیث کے درمیان موازنہ، صحیح نتیجہ تک رسائی، اشخاص کے ناموں میں پوری باریک بینی، توقف کی جگہ توقف اور موزوں رائے کا انتخاب، حدیث اور رجال الحدیث کا وسیع علم، ضعیف اور قوی کا امتیاز یہ ساری خصوصیات اس سیرت میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔

اس سیرت کی قدر ومنزلت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ابن عبدالبر کے شاگرد ابن حزم نے جب رسول اللہ ﷺ کی سیرت اپنی کتاب ''جوامع السیرۃ'' لکھنے کا ارادہ کیا تو الدرر کو مشعل راہ بنایا

سیرت ابن عبدالبر کا مخطوطہ:۔

کتاب الدرر کا مخطوطہ دار الکتب المصریہ میں محفوظ ہے یہ نسخہ عام قلم سے دو مختلف رسم الخط میں لکھا گیا ہے ایک تو خط نسخ ہے جو واضح اور روشن ہے اور اس میں بعض الفاظ کو حرکتوں کے ذریعہ ضبط کیا گیا ہے ابواب کے عنوانات خط ثلث میں لکھ گئے ہیں دوسرا عام خط ہے نقطے بہت کم لگے ہیں۔ لفظ کو ضبط بھی نہیں کیا گیا متن کے مقابلہ میں عنوانات جلی قلم سے لکھے گئے ہیں حاشیوں پر تصحیح اور استدراک ہے

حوالہ جات وحواشی

۱۔ ابن خلکان، ابی العباس شمس الدین احمد بن محمد بن ابی بکر: وفیات الاعیان، دار الفکر، بیروت لبنان، ج3ص66

۲۔ معلم بطرس البستانی: دائرۃ المعارف، دار المعرفہ بیروت، ج1ص585

۳۔ ابن خلکان: وفیات الاعیان، ج3ص71

۴۔ ایضاً

۵۔ ایضاً

۶۔ ذہبی، شمس الدین محمد: تذکرۃ الحفاظ دار احیاء التراث الاسلامی 1374، ج3,4ص1128

۷۔ ابن خلکان: وفیات الاعیان، ج7ص660

۸۔ ڈاکٹر شوقی ضیف: الدرو فی اختصار المغازی السیر محمد اجمل اصلاحی مترجم بحوالہ نقوش، مدیر محمد طفیل، ادارہ فروغ اردو، لاہور، ج1ص616

۹۔ دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی ناشر دائرہ المعارف بزرگ الاسلامی، چاپ اول 1370 تہران، ج4ص182

۱۰۔ ابن خلکان: وفیات الاعیان، ج7 ص72

۱۱۔ دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی، ج9 ص182

۱۲۔ ابن خلکان: وفیات الاعیان، ج7 ص72

۱۳۔ نقوش رسول نمبر، مدیر محمد طفیل مقالہ نگار ڈاکٹر شوقی ضیف، ص617

۱۴۔ ابن خلکان: وفیات الاعیان، ج7 ص71

۱۵۔ اصلاحی ضیاء الدین: تذکرۃ المحد ثین مطبوعہ گرین وے پرنٹر لاہور، طبع اول 1987 ج2 ص240

۱۶۔ دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی ج4 ص182

۱۷۔ ذہبی، شمس الدین محمد: تذکرۃ الحفاظ، ج3 ص1130

۱۸۔ اصلاحی، ضیاء الدین: تذکرۃ المحد ثین، ج2 ص241

۱۹۔ ذہبی، شمس الدین محمد: تذکرۃ الحفاظ، ج3 ص1130

۲۰۔ اصلاحی، ضیاء الدین: تذکرۃ المحد ثین، ج2 ص245

۲۱۔ ابن خلکان: وفیات الاعیان، ج7 ص67

۲۲۔ اصلاحی، ضیاء الدین: ،تذکرۃ المحد ثین، ج2 ص245

۲۳۔ ابن خلکان: وفیات الاعیان، ج7 ص67

۲۴۔ ذہبی، شمس الدین محمد: تذکرۃ الحفاظ، ج2 ص245

۲۵۔ دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی ج4 ص183

۲۶۔ اصلاحی، ضیاء الدین: ،تذکرۃ المحد ثین، ج2 ص245

۲۷۔ ابن خلکان: وفیات الاعیان، ج7 ص67

۲۸۔ اصلاحی، ضیاء الدین: تذکرۃ المحد ثین، ج2 ص246

۲۹۔ ذہبی، شمس الدین محمد: تذکرۃ الحفاظ، ج7 ص1129

۳۰۔ اصلاحی، ضیاء الدین: تذکرۃ المحد ثین، ج2 ص248-245

۳۱۔ ابن خلکان: وفیات الاعیان، ج7 ص66

۳۲۔ ذہبی، شمس الدین محمد: تذکرۃ الحفاظ، ج2 ص

۳۳۔ نقوش سیرت رسول نمبر 1 ص 618

۳۴۔ دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی ج 4 ص 183

۳۵۔ ابن عبدالبر: کتاب الدرر، دارالفکر بیروت 1981ء ص 450

۳۶۔ ایضاً

۳۷۔ ابن عبدالبر: الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، دارالعارف، مصر، 1972ء ص 45

۳۸۔ ابن عبدالبر: کتاب الدرر، ص 29

۳۹۔ ایضاً

۴۰۔ نقوش سیرت رسول نمبر 1، مدیر محمد طفیل، مقالہ کتاب الدرر فی اختصار المغازی والسیر ، مقالہ نگار ڈاکٹر شوقی ضیف، ص 633-618